الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ○

مبداٴ و معاد

تصنیف لطیف

حضرت قیوم اول شیخ احمد، مجدد الف ثانی سرہندیؒ

اردو ترجمہ

شیخ القرآن والحدیث، مفتی، مفسر

ڈاکٹر علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی

ناشر مکتبہ محمدیہ سیفیہ لاہور 0321 8401546

جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد لاہور کینٹ 0334 9707302

مبدأ و معاد

تصنیفِ لطیف

قیومِ اوّل حضرت شیخ احمد، مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ

شیخ القرآن والحدیث، مفتی، مفسر، ڈاکٹر، علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی

ناشر

مکتبہ محمدیہ سیفیہ لاہور

جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد لاہور کینٹ

نام کتاب	:	مبدأو معاد
مصنف	:	قیوم اوّل حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	:	شیخ القرآن والحدیث مفتی، مفسر ڈاکٹر عابد حسین سیفی
طباعت اوّل	:	فروری 2009ء
زیر اہتمام	:	فیاض احمد محمدی سیفی
ناشر	:	مکتبہ محمدیہ سیفیہ
تعداد	:	1100
قیمت	:	90 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ سیفیہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ فقیر آباد شریف (لکھوڈیر بند روڈ لاہور)

مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ حسین ٹاؤن راوی ریان شریف

جامعہ جیلانیہ رضویہ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

سیفیہ دواخانہ نزد گلشن مارکیٹ چوک نیو ملتان، حکیم الامت صوفی محمد عمران عابدی سیفی

طے کرنے کے بعد ہوگا۔ وہ چاہے علم ظاہر ہو یا علم باطن، علم شریعت ہو یا علم طریقت۔ اور جو کوئی اس دروازہ میں داخل ہوا ہے۔ اور ان گلیوں کے اندر نظر دوڑائی ہے تو کم سے بھی کمتر نظر آیا ہے۔ اور وہ جماعت بھی کمتر والی ہے۔ اگر اس مقام کے اسرار اشارۃً بھی کہوں تو میرے گلا کاٹ دیا جائے۔

ے و من بعد هذا ایدق صفات و ما کتمه احظے لدیه و اجمل

(اور اس کے بعد اس کی صفات بہت باریک ہیں۔ جن کا چھپانا اس کے ہاں زیادہ پسندیدہ اور خوبصورت ہے)۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی اور مصطفٰی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کی لازم جانا۔

منها۔ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ہر قسم کی مثال سے پاک ہے۔ لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ (اس جیسی کوئی شے نہیں ہے)۔ لیکن مثال کو جائز جانا گیا ہے اور کہاوت کو تجویز کیا گیا ہے وَلِلّٰهِ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی (اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے اعلیٰ مثال ہے۔) اربابِ سلوک اور اصحاب کشوف کو مثال سے تسلی دیتے ہیں اور خیال سے آرام بخشتے ہیں۔ بے چون کو چون کی مثال سے ظاہر کرتے ہیں۔ وجوب کو امکان کی صورت میں دکھاتے ہیں، سالک بیچارہ مثال کو عین مثال والا دیکھتا ہے اور صورت کو عین صورت والا۔ یہی وہ مقام ہے کہ وہ حق سبحانہ وتعالیٰ کے احاطہ کہ صورت کو اشیاء میں دیکھتا ہے اور اس احاطہ کی مثال کو دنیا میں مشاہدہ کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ حق سبحانہ کے احاطہ کی حقیقت کا مشہود ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احاطہ بے چون اور بے چگون ہے اور جو کچھ دکھائی دیتا ہے اس سے پاک ہے۔ اور ایک نظارہ ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر محیط ہے۔ لیکن ہم نہیں جانتے کہ اس کا احاطہ کیا ہے؟ اور جو کچھ جانتے ہیں اس کے احاطہ کی مثال اور تشبیہ ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی معیت کا قیاس بھی ہے۔ کہ مشہود اور مکشوف اسی طرح کی تشبیہ اور مثال ہے، حقیقت نہیں ہے۔ بلکہ ان (قرب اور معیت) کی حقیقت مجہول الکیفیت ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ

تعالیٰ ہمارے قریب ہے اور ہمارے ساتھ ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور معیت کی حقیقت کیا ہے؟ اور ممکن ہے کہ وہ کچھ ہو جو حدیث نبوی علیہ وعلی الصلوات والتسلیمات میں آیا ہے۔ یَتَجَلّٰی رَبُّنَا ضَاحِكًا۔ (ہمارا رب ہنستے ہوئے ظاہر ہوا)۔ ایک مثال کی صورت کے اعتبار سے ہو۔ کیونکہ کمال رضا کا حصول ہنسی کی صورت کی مثال ہو سکتا ہے اور ہاتھ، منہ، قدم اور انگلی کا اطلاق بھی ہو سکتا ہے جو کہ ایک مثال کی صورت کے اعتبار سے ہو۔ جو کچھ میرے رب نے مجھے علم عطا فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم وبارک۔

منہا۔ (یہاں سے آگے کا کلام شیخ محمد صدیق بدخشی کا ہے)۔ عالی حضرت (حضرت مجدد قدس اللہ سرہ) کی عبارت میں کہ جو احوال، وجد، علوم اور معارف کے بیان میں ہے، اگر کسی تضاد اور دفاع کا مفہوم نکلے تو اس کو وقت کے اختلاف اور روش کی اقسام پر خیال کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہر وقت کے احوال اور مواجید الگ ہیں اور ہر روش کے علوم و معارف جدا ہیں۔ لہذا فی الحقیقت ان میں کوئی تضاد اور دفاع نہیں ہے۔ اس کی مثال شریعت کے احکام کی مانند ہے کہ منسوخی اور تبدیلی کے بعد احکام میں تضاد نظر آتا ہے اور جب وقت اور روش کے اختلافات کو مد نظر رکھا جائے تو وہ تضاد اور دفاع ختم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے اس معاملے میں حکمتیں اور مصلحتیں ہیں۔ پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم وبارک۔ جس طرح کمزور بندے نے بات کہی جو ان عجیب و غریب اور نئے نکات کو جمع کرنے والا ہے۔ یعنی محمد صدیق البدخشی الکشمی المقلب بالہدایت تحقیق وہ فارغ ہوا ان عالی مرتبت کلمات شریفہ کے تحریر کرنے سے جن کا نام مبدأ و معاد رکھا۔ رمضان المبارک ۱۰۱۹ھ کے مہینہ کے آخر میں اعتکاف کے دوران۔

این نسخہ کہ مبدا و معاد ست بنام

تعالیٰ ہمارے قریب ہے اور ہمارے ساتھ ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور معیت کی حقیقت کیا ہے؟ اور ممکن ہے کہ وہ کچھ ہو جو حدیث نبوی علیہ وعلی الصلوات والتسلیمات میں آیا ہے۔ یَتَجَلّٰی رَبُّنَا ضَاحِکًا۔ (ہمارا رب ہنستے ہوئے ظاہر ہوا)۔ ایک مثال کی صورت کے اعتبار سے ہو۔ کیونکہ کمال رضا کا حصول ہنسی کی صورت کی مثال ہو سکتا ہے اور ہاتھ' منہ، قدم اور انگلی کا اطلاق بھی ہو سکتا ہے جو کہ ایک مثال کی صورت کے اعتبار سے ہو۔ جو کچھ میرے رب نے مجھے علم عطا فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم وبارک۔

منہا۔ (یہاں سے آگے کا کلام شیخ محمد صدیق بدخشی کا ہے)۔ عالی حضرت (حضرت مجدد قدس اللہ سرہ) کی عبارت میں کہ جو احوال' وجد' علوم اور معارف کے بیان میں ہے' اگر کسی تضاد اور دفاع کا مفہوم نکلے تو اس کو وقت کے اختلاف اور روش کی اقسام پر خیال کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہر وقت کے احوال اور مواجید الگ ہیں اور ہر روش کے علوم و معارف جدا ہیں۔ لہذا فی الحقیقت ان میں کوئی تضاد اور دفاع نہیں ہے۔ اس کی مثال شریعت کے احکام کی مانند ہے کہ منسوخی اور تبدیلی کے بعد احکام میں تضاد نظر آتا ہے اور جب وقت اور روش کے اختلافات کو مدنظر رکھا جائے تو وہ تضاد اور دفاع ختم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے اس معاملے میں حکمتیں اور مصلحتیں ہیں۔ پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم وبارک۔ جس طرح کمزور بندے نے بات کہی جو ان عجیب و غریب اور نئے نکات کو جمع کرنے والا ہے۔ یعنی محمد صدیق البدخشی الکشمی المقلب بالہدایت تحقیق وہ فارغ ہوا ان عالی مرتبت کلمات شریفہ کے تحریر کرنے سے جن کا نام مبدأ و معاد رکھا۔ رمضان المبارک ۱۰۱۹ھ کے مہینہ کے آخر میں اعتکاف کے دوران۔

این نسخہ کہ مبدا و معاد ست بنام